سوال

(03) موت کی دعا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مصیبتوں میں گر کر موت کی دعا کرنی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

موت مانگنے سے موت نہیں آیا کرتی۔ اس کا ایک وقت مقرر ہے کہ اِذَا جَاءَ اَجَلُهَا لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ اس وقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اس لیے موت کے آنے کے لیے دعا کرنا قبل از وقت فضول ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ((لا یتمنیٰ احدکم الموت اما محسنا فلعلّہ ان یزاداد خیرا واما مسیئا فلعله ان یستعتب)) (رواہ البخاری) 'کوئی شخص تم میں سے مرنے کی آرزو نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو درازی عمر کی وجہ سے ممکن ہی زیادہ بھلائی کرے اور اگر برا ہے تو توبہ و استغفار کر کے خدا کو راضی کرے۔'' اور ایک حدیث میں اس طرح سے فرمایا۔ ((لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ فان کان لابدّ فاعلاً فلیقل اللھم احینی ما کانت الحیٰوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی)) (بخاری و مسلم) ''جب تم یں سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ مرنے کی آرزو نہ کرے۔ اور اگر وہ آرزو کرتا ہے۔ تو اس طرح کر سکتا ہے کہ اے اللہ اگر میرا زندہ رہنا میرے حق میں اچھا ہے تو زندہ رکھ اور اگر مرجانا میرے حق میں بہتر ہے تو مجھے موت دے دے۔''

ان حدیثوں سے موت کی آرزو کرنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ لیکن فتنے کے خوف کی وجہ سے آرزو جائز ہے۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا کرتے ہیں۔ ((اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ)) (بخاری) ''اے اللہ تو اپنے راستے میں شہادت نصیب فرما۔ اور اپنے رسول کے شہر میں میری موت کر''

سوال:... اور حبِ لقا اللہ کی وجہ سے موت کی تمنا کر سکتا ہے۔ جیسے ساحرین فرعون نے دعا کی تھی۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ یا حضرت مریم رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ یَا لَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا اور معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ ((وَاِذَا اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ)) اور مسند احمد میں حدیث ہے ((یکرہ الموت والموت خیر للمؤمن من الفتن)) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہجوم فتن کے وقت دعا کی ((اَللّٰھُمَّ خُزْنِیْ اِلَیْکَ فَقَدْ سَئِمْتُھُمْ وَسَئِمُوْنِیْ)) امام بخاری رحمہ اللہ کو جب امیر خراسان کے ساتھ جھگڑا پیش آیا تو یہ دعا کرنی پڑی ((اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنِیْ اِلَیْکَ)) حدیث میں ہے کہ خروج دجال کے وقت ایک شخص کسی قبر پر گذرے گا۔ اور فتن و زلازل کو دیکھ کر کہے گا۔ ((یَا لَیْتَنِیْ مَکَانَکَ)) 'کاش کہ میں تیری جگہ ہوتا۔'' حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی۔ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ (یوسف) ''اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا دنیا ور آخرت میں کارساز ہے۔ تو مجھے اسلام پر مار اور نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔'' اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض الموت کی حالت میں فرمایا تھا۔ ((اَللّٰھُمَّ فِیْ رَفِیْقِ الْاَعْلٰی)) خلاصہ یہ کہ حدیث اور قرآن مجید کے اشاروں سے پتہ چلتا ہے کہ ایسی حالت میں موت کے لیے دعا کر سکتا ہے۔

لیکن یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارے میں یہ فرمایا ہے۔ ((وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا)) (الاتصام جلد نمبر ۱۹ شمارہ نمبر ۴۰)

حالات مولانا عبدالسلام بستوی :

مدرسہ ریاض العلوم دہلی میں ریاض نبوت علی صاحبہا السلام کے پھول بکھیرنے والے اس شیخ الحدیث نے حضرت مولانا شرف الدین صاحب محدث دہلوی سے بھی کسب فیض کیا تھا، اور علاوہ ازیں دیگر اساتذہ سے بھی حدیث کی سند حاصل کی تھی خود ہی اپنے حالات مشکوٰۃ شریف کی اپنی اردو شرح ''انوار المصابیح'' میں قلمبند فرماتے ہیں۔ کئی تبلیغی و اصلاحی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ''اسلامی خطبات'' ان کی بڑی معروف کتاب ہے مدت تک رسالہ ''الاسلام'' کے ذریعے توحید و سنت کی اشاعت کرتے رہے۔ دہلی مرحوم میں قال اللہ وقال الرسول کی آخری آواز اور عظمت رفتہ کی یادگار شخصیت تھی۔ ۱۳۶۴ھ میں وفات پاگئے شاہ ولی اللہ سے لے کر میاں نذیر حسین محدث تک دہلی میں جو صدا گونجتی رہی تھی اس شخصیت پر وہ خاموش ہوگئی۔ دہلی اب ان صداؤں کو ترستی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد05 ص 39-31

محدث فتویٰ